هٰذِهٖ سَبِيلِىٓ اَدْعُوٓا اِلَى اللّٰهِ

دعوتِ حق

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری

حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی دعوت

دعوت کی ذمہ داری

دعوت کیساتھ دعا کا اہتمام

دعوت دینے کے طریقے

غیر مسلموں کو حکمت، موعظت کیساتھ اسلام کی دعوت

دعوت کی اہمیت

دعوت دینے والوں کیساتھ اللہ کی مدد

زمزم پبلشرز
اردو بازار، کراچی
فون: ۷۷۲۵۹۷۳

هٰذِهٖ سَبِيْلِیْ اَدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

دعوت حق

مؤلف
حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری

ناشر
زم زم پبلشرز
شاہ زیب سینٹر، نزد مقدس مسجد، اردو بازار۔ کراچی
فون : 77 25 673

کتاب کا نام .... هٰذِهٖ سَبِيْلِىٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

اشاعت اول .... اگست ۱۹۹۹ء

باہتمام .... محمد رفیق عبدالمجید

کمپوزنگ .... فاروقِ اعظم کمپوزرز

ناشر

زم زم پبلشرز

شاہ زیب سینٹر گوالی لائن نمبر ۳، نزد مقدس مسجد

اردو بازار کراچی۔ فون : 7725673

دیگر ملنے کے پتے

- دارالاشاعت، اردو بازار۔ کراچی
- مکتبہ برہان، اردو بازار۔ کراچی
- علمی کتاب گھر، اردو بازار۔ کراچی
- درخواستی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن
- یونائیڈ بک کارپوریشن، اردو بازار۔
- اقبال نعمانی، آفیسر کالونی گارڈن
- صدیقی ٹرسٹ، نزد لسبیلہ چوک۔ کراچی

فون : ۷۲۲۳۲۹۲

- مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار۔ لاہور
- مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار۔ لاہور
- ادارہ اسلامیات، ۱۹۰، انار کلی۔ لاہور
- مکتبہ مکیہ، مکی مسجد ۲۲ علامہ اقبال روڈ
- بیت القرآن، اردو بازار۔ کراچی
- اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن۔
- مدرسہ بیت العلم، گلشن اقبال۔ کراچی

فون : ۴۹۷۶۰۷۳ - ۴۹۷۶۳۳۹

اس مضمون میں حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ و السلام کی دعوت کا تذکرہ کیا گیا ہے اور خصوصیت کے ساتھ خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ اور علماء و مشائخ عظام رحمہم اللہ کی داعیانہ محنتوں کو سپرد قلم فرمایا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی اٰلہ وصحبہ اجمعین

امّا بعد!

اللہ جل جلالہٗ نے محض اپنے فضل وکرم سے بنی آدم کو پیدا کیا ان کے باپ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ماں حضرت حوا کو جب زمین پر بھیجا تو ساتھ یہ بھی فرما دیا:

﴿فَاِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِآيَاتِنَا اُولٰئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ﴾ (سورۃ البقرہ)

"پس اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے سو جس نے میری ہدایت کا اتباع کیا تو ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور میری آیتوں کو جھٹلایا یہ لوگ

دوزخ والے ہیں اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔"

اللہ تعالیٰ شانہ، نے ہمیشہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو اپنے بندوں کی ہدایت لے لئے بھیجا حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے نبی تھے جو ابوالبشر بھی تھے اور حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے آخری رسول تھے، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر کتابیں بھی نازل فرمائیں جن میں احکام نازل فرمائے اور بندوں کو ان کے اپنانے کا حکم دیا انسانوں کی نسلیں چلتی رہیں شیاطین کی کوشش بھی جاری رہی انہوں نے انسانوں کو کفراور شرک پر ڈال دیا حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام برابر آتے رہے اور ایمان کی دعوت دیتے رہے اور کفر و شرک سے بچنے کی تاکید فرماتے رہے اہل ایمان کا اجر و ثواب اور اہل کفر کا عقاب اور عذاب بتاتے رہے ان حضرات نے اپنی اپنی امتوں کو سمجھایا اور بتایا کہ تم نے جو یہ بت بنا رکھے ہیں تمہارے اپنے تراشیدہ ہیں نہ بول سکتے ہیں نہ بات کرسکتے ہیں نہ نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں دلائل کے سامنے تو مشرکین اور کافرین عاجز آجاتے تھے لیکن باپ داداؤں کی تقلید کو سامنے رکھ کر کفرو شرک میں لگے رہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد کئی قرن تک اُن کی ذریت اور نسل کے لوگ ایمان پر رہے ان کے بعد کفرو شرک کو اختیار کرنے والے بھی

پیدا ہوگئے قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے بت بنا رکھے تھے وہ ان کی پوجا کرتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے انہیں ہزار سمجھایا لیکن انہوں نے نہ مانا، بتوں کی عبادت چھوڑنے کو تیار نہیں ہوئے۔

﴿وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۝ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا﴾ (سورہ نوح)

"اور ان لوگوں نے کہا کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑو اور نہ وَد کو چھوڑو نہ سواع کو نہ یغوث اور نہ یعوق اور نہ نسر کو۔"

جن لوگوں نے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی دعوت قبول کی انہیں مشرکوں اور کافروں کی طرف سے بڑی بڑی تکلیفیں پہنچتی رہیں انہیں طرح طرح سے ستایا گیا، قتل کیا گیا زندوں کو آگ میں جلایا گیا۔ سورۂ بروج میں ارشاد ہے:

﴿قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝﴾ (سورہ بروج)

"خندق والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے ملعون ہوئے جس وقت وہ لوگ اس کے آس پاس

بیٹھے ہوئے تھے اور وہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے تھے، اور ان کافروں نے ان مسلمانوں میں ناراضگی کا کوئی سبب نہیں پایا بجز اس کے کہ وہ خدا پر ایمان لے آئے تھے جو عزیز و حمید ہے۔"

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء کے بعد تقریباً چھ سو سال گذر گئے تھے جسے فترت کا زمانہ کہتے ہیں سید الاولین و الآخرین خاتم النبیینؐ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی آپ نے سب سے پہلے مشرکین مکّہ کو توحید کی دعوت دی وہ لوگ دشمنی پر اتر آئے بہت تکلیفیں دیتے تھے اور جو لوگ قبول اسلام کر لیتے تھے ان کو سخت اذیتیں پہنچاتے تھے ان میں سے بعض حضرات کو قتل بھی کر دیا (جیسے حضرت عمار بن یاسر کے والدین رضی اللہ عنہم) حضرت بلالؓ اور حضرت خبابؓ کی مصیبتیں اور ان پر جو تشدد کیا جاتا تھا اس کے واقعات تو مشہور ہی ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت خبابؓ کی ان تکلیفوں کے بارے میں سوال کیا جو انہیں مشرکین کی طرف سے پہنچائی جاتی تھیں، انہوں نے عرض کیا کہ امیرالمومنین آپ میری کمر ملاحظہ فرمائیں انہوں نے کمر دیکھی تو اس کی عجیب حالت تھی کچھ گڑھے سے تھے کھال کا رنگ بدلا ہوا تھا دریافت فرمایا یہ کیا ہے حضرت خبابؓ نے جواب دیا کہ مشرکین نے مجھے دہکتی ہوئی آگ پر لٹا دیا میں اسی پر پڑا رہا یہاں تک کہ

میری کھال جلی اور خون نکلا جب اس خون سے آگ بجھی اس وقت آگ کی جلن سے میرا چھٹکارہ ہوا یہ نشانات اسی کے ہیں۔

حضرات صحابہ کرامؓ کو حبشہ کی ہجرت بھی کرنا پڑی ان مہاجرین میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور ان کے شوہر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محنتیں جاری رہیں........

دعوت کا کام ہوتا رہا اسی دعوت کے کام میں حضرت بلالؓ حضرت خبابؓ حضرت عمارؓ کا پٹنا کٹنا بھی تھا ایک سمجھدار آدمی کے لئے یہ بات بہت غور و فکر کی ہے کہ یہ لوگ اتنے زیادہ مارے پیٹے جاتے ہیں لیکن جس دین کو قبول کیا اس سے ہٹتے کیوں نہیں تھے؟

اسیرش نہ خواہد رہائی زبند
شکارش نہ جوید خلاصی ازکمند

اسلام کی دعوت بڑھتی رہی کام بھی پڑھتا رہا ایک دن وہ بھی آیا کہ مکّہ معظمہ فتح ہوا جن لوگوں نے سید الاولین و الآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور کردیا تھا وہ حلقہ بگوش اسلام ہوگئے اور خانہ کعبہ میں جو بت رکھے تھے ان سے کعبہ شریف کو پاک و صاف کردیا گیا اب مکّہ معظمہ میں اسلام ہی کا راج ہوگیا فتح مکّہ کے بعد عرب کے قبائلی وفود بن بن کر آئے اور اسلام قبول کر کے داعی اسلام بن کر اپنی اپنی قوموں میں واپس ہوئے اور سارا عرب ایمان کی آماج گاہ بن گیا۔

سیرت کی کتاب کا مطالعہ کرنے والوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قیام مکّہ کے دوران اسلامی دعوت کے لئے طائف تشریف لے گئے وہاں کے لوگوں نے بُرا برتاؤ کیا اور اتنے پتھر مارے کہ آپ کے قدم مبارک لہو لہان ہوگئے، آپ انہیں دعا دے کر تشریف لے آئے آپ کی دعا قبول ہوگئی فتح مکّہ کے بعد آپؐ طائف تشریف لے گئے ان کا محاصرہ فرمایا اس وقت تو طائف فتح نہ ہوا لیکن چند ماہ کے بعد وہ لوگ خود ہی مدینہ منوّرہ میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کرلیا۔ اسلام تو قبول کرلیا لیکن کہنے لگے کہ جو ہمارا بت خانہ ہے اس کو ہم خود نہیں توڑیں گے اور بت اٹھا کر نہیں پھینکیں گے (مشرکین اپنے بتوں سے ڈرا ہی کرتے ہیں، وہ کسی طرح کا نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے لیکن مشرکین کی خام خیالی انہیں کوئی ایسا کام نہیں کرنے دیتی جسے وہ بتوں کے حق میں کوئی بے ادبی سمجھتے ہوں، یہ ایمان ہی کی طاقت ہے جو غیر اللہ کو نفع یا ضرر کا مالک نہیں سمجھنے دیتی) چونکہ اہل طائف نئے نئے مسلمان ہوئے تھے ان کے ذہنوں پر بتوں کا ہوّا سوار تھا اس لئے یہ درخواست کی کہ بت خانہ کو ہم نہیں توڑیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی سرزنش نہیں فرمائی مجاملہ فرمایا اور نو مسلم ہونے کی وجہ سے نرمی اختیار فرمائی پھر حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھیج کر ان کا بت خانہ تڑوایا، اس سے معلوم ہوا کہ دعوت دینے میں حکمت ملحوظ رہنی چاہیئے اسی سلسلہ میں ایک حدیث بھی مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبلؓ کو یمن کا عامل بنا کر بھیجا تو

ان سے فرمایا کہ اول انہیں توحید و رسالت کی دعوت دینا جب وہ اس کو مان لیں تو پھر انہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر رات دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس کو مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے تم پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو اُن کے مالداروں سے لے کر ان کے فقراء پر تقسیم کی جائے گی، مزید فرمایا کہ اگر وہ اس کو مان لیں تو ان کے عمدہ مال چھانٹ چھانٹ کر وصول مت کرنا (بلکہ درمیانہ مال لینا) اور یہ بھی فرمایا کہ مظلوم کی بددعا سے بچنا کیوں کہ مظلوم کی بدعا اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب یعنی پردہ نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ مصابیح صفحہ ۱۵۵)

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی دعوت توحید اور اس سلسلہ میں ان کی محنتیں اور کوششیں امتوں کے دنیاوی اور اخروی مفاد کے لئے تھیں اپنا کوئی دنیاوی نفع ان کے سامنے نہیں تھا انہوں نے بار بار إنَ أَجْرِیَ إلاَّ عَلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کا اعلان کیا، سورہ سبا میں ہے:

﴿قُلْ مَا سَأَلْتُکُمْ مِنْ اَجْرٍ فَھُوَ لَکُمْ اِنْ اَجْرِیَ اِلاَّ عَلٰی اللّٰہِ﴾

"آپ فرما دیجئے کہ اگر میں تم سے کچھ طلب کروں تو اسے تم ہی رکھو میرا اجر تو صرف اللہ کے ذمہ ہے۔"

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو لوگوں سے کچھ لینا نہ تھا نہیں کفر شرک سے بچا کر جنت دلانا مقصود تھا لیکن دنیا دار دنیا ہی لے

لئے سوچتے ہیں اور المرء یقیس علی نفسه کے مطابق داعیان حق کے بارے میں بھی یہی خیال کرتے ہیں کہ یہ حضرات بھی دنیا ہی کے طالب ہوں گے۔ (البدایۃ والنہایۃ صفحہ ۴۷، ۴۸ جلد ۳) میں ہے کہ ایک مرتبہ قریش مکّہ نے آپ کے چچا ابوطالب سے کہا کہ تمہارے بھتیجے نے ہمارے باپ داداؤں کو برا کہا ہے اور ہمیں بے وقوف بنایا ہے اور ہمارے معبودوں کو عیب لگایا ہے ہم آگے صبر نہیں کرسکتے تم ان کو روک دو ورنہ ہم لڑائی لڑیں گے پھر تم ہلاک ہو جاؤ یا ہم ہلاک ہوجائیں ابوطالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتادی آپ نے اندازہ فرمالیا کہ اب چچا جان بھی میری مدد کرنے سے دست بردار ہورہے ہیں آپ نے فرمایا کہ چچا جان اللہ کی قسم اگر وہ لوگ میرے سیدھے ہاتھ میں سورج رکھ دیں اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دیں اور یہ شرط لگائیں کہ میں اپنی دعوت کے شغل کو چھوڑ دوں تو میں یہ نہیں کرسکتا اللہ چاہے گا تو اپنے دین کو غالب فرمادے گا یا میں اس کی دعوت کا شغل رکھتے ہوئے ہلاک ہوجاؤں گا اس کے بعد آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور کھڑے ہوگئے جب ابوطالب نے یہ ماجرا دیکھا تو آگے بڑھ کر کہا کہ اے میرے بھائی کے بیٹے تم جو چاہو کرو میں تمہیں ان کے سپرد نہیں کروں گا۔

فتح مکّہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں اور گورنروں کو بھی دعوت اسلام کے خطوط لکھے، ان میں ہرقل کو جو خط لکھا تھا اوّل تو اسے عظیم الروم (روم کا بڑا آدمی) لکھا دنیا میں جو بادشاہوں کے القاب مشہور ہیں ان میں سے کسی کو پسند نہ فرمایا ہرقل کے پاس جب یہ

خط پہنچا تو اس کے بھائی نے مخالفت پر ابھارنے کی کوشش کی اور اس نے کہا کہ دیکھئے آپ کو صرف یہ لکھا کہ روم کا بڑا آدمی۔ ہرقل نے کہا کہ اگر وہ واقعی نبی ہیں تو انہیں یہی لکھنا تھا اور اس سے وہ زیادہ کوئی بات نہیں لکھ سکتے ثانیاً۔ آپؐ نے واضح طور پر ہرقل کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿اَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اُجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَ رِيْسِيِّيْنَ﴾

"اسلام قبول کرلے تو باسلامت رہے گا اور اگر تو نے روگردانی کی تو تجھ پر تیرے علاقہ کے کسانوں کا بھی گناہ ہوگا (کیونکہ تو ان کی ہدایت قبول نہ کرنے کا سبب بنے گا)"

ہرقل نے اپنے دورہ پر ملک شام آیا ہوا تھا اس نے دریافت کیا کہ عرب کے لوگوں میں سے کوئی یہاں آیا ہوا ہے اسے بتادیا گیا کہ مکّہ کے تاجروں کی ایک جماعت آئی ہوئی ہے، اس نے ان کو بلایا اور ابوسفیان کو (جو اس وقت ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) سامنے بٹھا کر بہت سے سوالات کئے جن میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ جو لوگ تمہارے اس مکّہ والے نبی پر ایمان لے آئے ہیں کیا ان میں سے کوئی واپس بھی ہوجاتا ہے؟ اس پر ابوسفیان نے جواب دیا کہ ایسا نہیں ہے! ہرقل نے کہا۔

﴿وکذٰلک الایمان حین خالطه بشاشة

القلوب ﴾

"ایمان کا یہی حال ہے جب اس کی بشاشت دلوں
میں رچ جاتی ہے۔" (صحیح بخاری صفحہ ۴ جلد ۱)

ہرقل نے سچ کہا واقعہ یوں ہی ہے کہ جس کے دل میں ایمان سما جائے اور ایمان رچ بس جائے وہ پھر اسی کا ہو رہتا ہے اس سے چمٹ کر رہ جاتا ہے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے جن میں سے ایک دعوت دین کا تقاضیٰ بھی ہے۔

حضرات صحابہؓ کی ایمان کی پختگی اور پٹنے کٹنے کے واقعات رنگ لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے ساتھیوں کی جہود متواصلہ جاری رہیں جو شخص مسلمان ہوجاتا تھا وہ ساتھ ہی ساتھ داعی بھی بن جاتا تھا اور اسی وقت سے دوسروں کو ایمان قبول کرنے کی دعوت دینے لگتا تھا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منوّرہ کے رہنے والے دو قبیلوں اوس و خزرج کو حج کے موقع پر منیٰ میں اسلام کی دعوت دی اور اپنا تعارف کرایا۔ ان لوگوں نے اسلام قبول کرلیا اور پھر آئندہ سال حاضر ہوئے اور آپؐ کو مدینہ منوّرہ تشریف لانے کی دعوت دی آپؐ نے تین چار ماہ کے بعد مدینہ منوّرہ کو ہجرت فرمائی سوائے چند منافقین کے اوس و خزرج کے تقریباً تمام ہی لوگ مسلمان ہوگئے۔ لیکن یہودی مسلمان نہ ہوئے "اِلا قلیلا منهم" مدینہ منوّرہ میں یہودی صدیوں سے آکر اسی لئے آباد ہوئے تھے کہ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے تو

ان پر ایمان لاکر اور ان کے ساتھ مل کر کافروں سے جہاد کریں گے فَلَمَّا جَاءَ هُمْ مَّا عَرَفُوا كَفَرُوْا بِهٖ۔

مسلمانوں پر لازم ہے کہ دعوت کا کام جاری رکھیں غیر مسلموں کو دعوت دیتے رہیں، دعوت کا کام جاری رکھنے ہی سے سارے عالم میں اسلام پھیلا، بادشاہوں نے تو یہ کام نہیں کیا۔ حضرات صوفیاء نے یہ کام جاری رکھا اور ان کے ہاتھ پر لاکھوں افراد اسلام میں داخل ہوئے مشہور ہے کہ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر نوے لاکھ افراد نے اسلام قبول کیا اتنے بڑے ہندوستان میں جو مسلم اقوام ہیں ان میں سادات صدیقی، فاروقی، عثمانی، علوی تو کم ہی ہیں زیادہ تر وہی اقوام ہیں جو مشرکین کی نسلیں ہیں۔ ان کے آباء و اجداد کو اسلام کی تعلیم دی گئی ان کو توحید پسند آئی شرکت و بدعت کی قباحت معلوم ہوئی لامحالہ سچے دل سے بغیر کسی جبر کے اسلام قبول کیا دنیا کے اقطار عالم میں جو مسلمان رہتے بستے ہیں انہی اقوام کی نسلیں ہیں جنہوں نے اسلام کی سچائی و حقانیت کو دیکھ کر اسلام قبول کیا تاریخ میں سلیمان تاجرؒ کا نام بھی معروف و مشہور ہے ان کی دعوت اور حسن معاملگی سے متاثر ہوکر مشرقی ایشیا کے جزائر میں میں رہنے والی اقوام نے اسلام قبول کیا۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے زمانہ خلافت میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے مصر کو فتح کیا تھا، جب مصر فتح ہوگیا تو مصر کے لوگ حضرت عمرو بن العاصؓ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا اے امیر المؤمنین ہمارا دریا یعنی نیل جاری نہیں ہوتا جب تک

ایک کام نہ کرلیں حضرت عمرو بن العاص ؓ نے فرمایا وہ کیا ہے انہوں نے بتایا کہ جب اس مہینے کی گیارہویں رات آتی ہے تو ہم ایک لڑکی کو سب سے بہتر کپڑوں اور زیوروں سے سجاتے سنوارتے ہیں پھراس کو دریائے نیل میں ڈال دیتے ہیں اگر ایسا نہ کریں تو نیل جاری نہیں رہتا۔

حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا اسلام میں ہرگز ایسا نہیں ہوگا اور بلاشبہ اسلام پچھلے سب اعمال جاہلیت کو مٹا دیتا ہے، اس کے بعد اہل مصر نے انتظار کیا کہ دریا جاری ہو مگر وہ جاری نہ ہوا کم نہ زیادہ یہاں تک کہ انہوں نے جلا وطنی کا ارادہ کرلیا۔ جب یہ بات حضرت عمروؓ نے دیکھی تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو سارا قصہ لکھ کر بھیجا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ان کو جواب لکھا کہ یقیناً تم نے صحیح فیصلہ کیا اور بلاشبہ اسلام پچھلے تمام اعمال کو مٹا دیتا ہے ساتھ ہی حضرت عمر نے اپنے خط کے ساتھ ایک پرچہ بھی دریا کے نام لکھ دیا اور لفافہ میں رکھ کر بھیج دیا اور اپنے خط میں لکھ دیا کہ اس پرچہ کو دریائے نیل میں ڈال دو جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا یہ خط حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے پاس پہنچا تو انہوں نے اس پرچہ کو کھولا دیکھا کہ اس میں لکھا ہوا ہے:

﴿من عبداللّٰہ عمر بن الخطاب امیر المؤمنین
الٰی نیل مصر اما بعد فان کنت تجری من
قبلک فلا تجر وان کان اللّٰہ یجریک فأسال

الواحد القهار ان یجریک ﴿

"امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کی طرف سے نیل مصر کے نام امابعد اگر تو اپنے اختیار سے خود ہی جاری ہوتا ہے تو جاری نہ ہو اور اگر اللہ تعالیٰ تجھے جاری کرتا ہے تو میں اسی واحد قہار سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے جاری کردے۔"

چنانچہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پرچہ کو نہر نیل میں تاریخ مقررہ سے ایک دن پہلے ڈال دیا جب اگلے دن لوگ اٹھے تو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے دریا کو ایک ہی رات میں سولہ ہاتھ کی بلندی کے ساتھ جاری فرمادیا اس طرح اللہ تعالیٰ نے اہل مصر سے زمانہ جاہلیت کی قبیح رسم کو ختم کردیا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱۸)

تاریخ میں ایک واقعہ یہ بھی ہے ایک تاجر جزائر شرق الہند میں سے کسی جزیرہ پر پہنچے رات گذارنے کے لئے ایک بڑی بی کے یہاں قیام کرلیا انہوں نے دیکھا کہ بڑی بی برابر غمگین اور پریشان حال ہیں جب اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگیں کہ ہمارے اس علاقہ کا طریقہ ہے کہ دریا کو سالانہ ایک لڑکی بنا سجا کر بھینٹ دینی پڑتی ہے اس کے لئے قرعہ ڈالا جاتا ہے جس لڑکی کا نام نکل آتا ہے اس کا بناؤ سنگار کر کے دریا کے کنارے رات کو گھاٹ پر بٹھا دیتے ہیں کسی وقت صبح ہونے سے پہلے دریا کی موج آتی ہے جو اُسے بہا کر لے جاتی ہے اس مرتبہ میری لڑکی کا نام نکل آیا مجھے

اس کی جدائی کا صدمہ ہے تاجر موصوف نے کہا یہ کوئی بات نہیں، تو مجھے زنانے کپڑے پہنا کر لوگوں کے حوالے کردینا وہ لوگ مجھے گھاٹ پر بٹھا کر آجائیں گے آگے جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ بڑی بی نے ایسا ہی کیا۔ رات کو حسب عادت ٹھاٹھے مارتا ہوا سمندر آیا بڑا شور کیا موج قریب آتی صاحب موصوف پورے توکل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے متانت اور سنجیدگی سے بیٹھے رہے پانی آیا واپس چلا گیا، صبح ہوئی حسب عادت لوگ دیکھنے آئے کہ لڑکی کو سمندر کی موجیں لے گئی ہوں گی آکر دیکھا تو وہاں لڑکی تو نہیں ہے ایک مرد بیٹھا ہوا ہے پوری صورت حال معلوم ہوئی تاجر موصوف سے دریافت کیا تمہار دین کون سا ہے؟ انہوں نے دین اسلام کا تعارف کرایا اور یہ بتایا کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ کے حکم سے ہوتا ہے اس کے علاوہ نفع و ضرر کا کوئی مالک نہیں اسی پر بھروسہ رکھنا لازم ہے اس کی عبادت کرنا فرض ہے یہ باتیں سن کر وہاں کے باشندوں نے اسلام قبول کرلیا۔

درحقیقت دعوت کے طریقے بہت سارے ہیں۔ حسب موقع اصول شریعت کے مطابق دعوت الی الاسلام کے طریقے اختیار کرنا چاہئے جتنا بھی اور جہاں کہیں بھی اسلام پھیلا ہے دعوت ہی سے پھیلا ہے، دشمنوں نے یہ بات مشہور کر رکھی ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے، یہ بات حقائق کے خلاف ہے، تاریخ میں کہیں بھی ثابت نہیں ہے کہ مسلمانوں نے کسی فرد یا جماعت یا آبادی پر اسلام کے لئے زبردستی کی ہو اور یوں کسی سے کہا ہو کہ تو مسلمان ہوجا ورنہ قتل کردیا جائے گا۔ قرآن مجید میں

صاف صاف اعلان فرمایا ہے:

﴿لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ﴾

"دین میں زبردستی نہیں ہے ہدایت واضح ہو چکی ہے
جو گمراہی سے ممتاز ہے۔"

اور اسلام ایسی بھیڑ کو اپنا بنانے کو تیار بھی نہیں جو تلوار کے ڈر سے جھوٹی زبان سے مسلمان ہو جائے اور حقیقت میں کافر ہی رہے یہ سب جانتے ہیں کہ قتل کے ڈر سے جو شخص کسی بھی دین کو قبول کریگا وہ سچے دل سے قبول نہ کریگا منافق ہوگا۔ جیسے آخرت میں کافر کی نجات نہیں منافق کی بھی نجات نہیں ہے ایسے جھوٹے مدعیوں کی اسلام کو ضرورت نہیں! تاریخ شاہد ہے کہ دنیا کی تقریباً نصف آبادی پر مسلمانوں کی حکومتیں کررہی ہیں اگر مسلمان بادشاہ تلوار کے زور سے کافروں کو مسلمان کرنا چاہتے تو کوئی فرد بھی کافر نہ رہتا اگر تلوار اٹھائی جاتی تو بندوں سے مدد مانگنے والے جن میں ہمت و حوصلہ و شجاعت کا ذرا سا بھی بھرم نہیں ہوتا چمکتی ہوئی تلواروں کی جھنکار کے سامنے جلدی جلدی مسلمان ہو جاتے۔ اسلام کو جھوٹے مدعیانہ اسلام کی اور ڈر کر اسلام قبول کرنے والوں کی کثرت مطلوب نہیں ہے۔

اسلام کی دعوت یہ ہے کہ سارے انسان اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک مانیں اس کے سب رسولوں اور سب کتابوں پر ایمان لائیں خاتم النبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا نبی اور رسول مانیں قرآن پر

ایمان لائیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی طرف سے جو شریعت پیش کی ہے اس کو مانیں جو شخص یہ سب قبول کریگا وہ مسلم ہوگا۔ اللہ کا فرمانبردار ہوگا۔ مستحق جنت ہوگا اور جو شخص اس دین و شریعت کو قبول نہ کرے گا وہ کافر ہوگا مستحق دوزخ ہوگا ہمیشہ ہمیش آگ کے دائمی عذاب میں رہے گا شریعت اسلامیہ کا قانون ہے کہ جب مسلمان کافروں سے جنگ کریں تو انہیں پہلے اسلام کی دعوت دیں اگر وہ اسلام قبول کرلیں تو کوئی لڑائی نہیں، اگر اسلام کو قبول نہ کریں تو ان سے جزیہ دینے کو کہا جائے پھر اگر جزیہ دینا بھی قبول نہ کریں تو جنگ کی جائے۔ جہاد کا مقصود اعلیٰ کافروں کو دین حق کی جانب بلانا ہے تاکہ وہ جنت کے مستحق ہوجائیں، پھر اگر جنگ کر کے کسی قوم کو دوزخ سے بچاکر جنت میں داخل کردیا تو اس میں ان کے ساتھ احسان ہی کیا۔

حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانئ دارالعلوم دیوبند نے فرمایا کہ یہ تو بتاؤ جن لوگوں نے تلوار اٹھائی وہ لوگ کیسے مسلمان ہوئے ان پر کس نے تلوار اٹھائی تھی۔ دیکھو مدینہ منوّرہ کے انصار اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے اور مکّہ معظمہ کے جن لوگوں نے اسلام قبول کیا ان پر کوئی تلوار نہیں اٹھائی گئی۔ یمن کے لوگ اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے عراق میں کوئی فوج کشی نہیں کی گئی بیت المقدس کے راہبوں نے بیت المقدس کی چابی برضا و رغبت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے حوالہ کردی، حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر ہندوستان میں جو نوے لاکھ ہندوستانی مسلمان ہوئے ان پر کوئی تلوار نہیں اٹھائی

گئی۔ بات یہ ہے دشمنان اسلام تاریخ کا مطالعہ کئے بغیر اور اسلام کو سمجھے بغیر، قرآن کریم کو پڑھے بغیر، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اخلاق عالیہ کو جانے بغیر اعتراض کرتے ہیں، اور خود اپنا برا کرتے ہیں۔

اسلام کا جہاد توحید کی دعوت دینے کے لئے اور انسانوں کو بندوں کی عبودیت سے نکال کر خالق کائنات جل مجدہٗ کی عبادت کی طرف لانے کے لئے ہے، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدائیہ و النہایہ صفحہ ۳۸ جلد ۷ میں لکھا ہے۔ حضرت سعد بن وقاصؓ کی امارت میں مسلمانوں کا لشکر فارس میں داخل ہوا دونوں فریق باہم مقابلہ کے لئے صف آرا ہوئے تو ایرانیوں کے سپہ سالار رستم نے حضرت سعدؓ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ اپنی جماعت میں سے ایسا شخص بطور نمائندہ میرے پاس بھیجیں جو عاقل ہو اور میرے سوالات کا جواب دے سکتا ہو۔ حضرت سعدؓ نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کو بھیج دیا حضرت مغیرہؓ تشریف لے گئے تو رستم نے ان سے کہا کہ:

> ”تم لوگ ہمارے پڑوسی ہو ہم تمہارے ساتھ احسان کرتے رہے ہیں تمہیں تکلیف پہنچانے سے باز رہے ہیں لہٰذا تم اپنے شہروں کو واپس چلے جاؤ اور تجارت کے لئے ہمارے ملک میں آتے رہو ہم تمہیں تجارت کے اسفار سے نہیں روکیں گے۔“

حضرت مغیرؓ نے جواب میں فرمایا کہ:

"ہمارا مقصود دنیا کی طلب نہیں ہمارا مقصود و مطلوب آخرت ہے اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف ایک رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بھیجا ہے اور رسول کو پیغام دیا ہے کہ میں نے آپ کو ان لوگوں پر مسلّط کردیا ہے جو میرے دین کو قبول نہ کریں میں منکرین سے انتقام لوں گا اور جو لوگ دین حق کا اقرار کریں گے ان کو غلبہ دوں گا۔ جو شخص اس دین سے بے رغبت ہوگا وہ ذلیل ہوگا اور جو شخص اس کو مضبوطی سے پکڑے گا وہ باعزت ہوگا۔"

رستم نے کہا:

"وہ کیا دین ہے جو تمہارے رسول نے پیش کیا؟"

حضرت مغیرہؓ نے فرمایا کہ:

"اس دین کا سب سے بڑا ستون لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ اللہ کی طرف سے لائے ہیں اس کا اقرار کیا جائے۔"

رستم نے کہا:

"یہ تو اچھی بات ہے! اس کے سوا کیا ہے؟"

حضرت مغیرہؓ نے فرمایا:

"بندوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر اللہ کی عبادت کی طرف لے جانا۔"

رستم نے کہا:

"یہ اچھی بات ہے۔ اس کے علاوہ اور کیا ہے؟"

حضرت مغیرہؓ نے فرمایا:

"وہ بات یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد سب آپس میں بھائی بھائی ہیں ایک ہی ماں باپ کے بیٹے ہیں یعنی عرب و عجم بحیثیت انسان ہونے کے سب برابر ہیں۔"

رستم نے کہا:

"یہ بھی اچھی بات ہے۔"

اس کے بعد رستم نے کہا:

"اچھا یہ بتاؤ اگر ہم تمہارے دین میں داخل ہو جائیں تو کیا تم ہمارے شہروں سے واپس لوٹ جاؤ گے" (نہ جنگ کرو گے نہ زمین پر قابض ہو گے)

حضرت مغیرہؓ نے جواب دیا:

"اِیْ وَاللّٰہِ (اللہ کی قسم ہم بالکل اسی طرح واپس ہو جائیں گے) ثم لانقرب بلادکم الا فی تجارة

او حاجة (پھر ہم تمہارے شہروں کے پاس بھی نہ
آئیں گے اِلَّا یہ کہ کوئی تجارتی سفر ہو یا اور کوئی
ضرورت ہو)

رستم نے کہا:

"یہ بھی اچھی بات ہے۔"

اس کے بعد جب حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بات چیت کر کے واپس تشریف لے آئے تو رستم نے اپنے قوم کے سرداروں سے مذاکرہ کیا اور اسلام میں داخل ہونے کی ترغیب دی لیکن انہوں نے انکار کردیا پھر رستم کے طلب کرنے پر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرا قاصد بھیجا جن کا نام ربعی بن عامر تھا جب یہ ان کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ اس کی مجلس سنہری چادروں سے اور ریشم کے قالینوں سے اور بہترین موتیوں اور قیمتی جواہرات سے اور عمدہ قسم کے زیب و زینت کے سامان سے سجائی ہوئی ہے اور وہ اپنا تاج پہنے ہوئے سونے کے تخت پر بیٹھا ہوا ہے، حضرت ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ معمولی کپڑوں میں ایک تلوار لئے ہوئے اور خود اور زرہ پہنے ہوئے چھوٹے سے گھوڑے پر سوار تھے انہوں نے اپنے گھوڑے کو ان کے ایک تکیہ سے باندھ دیا اور اپنے ہتھیار اور زرہ کے ساتھ آگے بڑھے، رستم کے دربانوں نے ان سے کہا کہ ہتھیار اتار دیجئے، حضرت ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

"میں خود سے نہیں آیا بلکہ تمہارے بلانے پر آیا

ہوں لہٰذا تم مجھے اسی حال میں داخل ہونے دو تو
ٹھیک ہے ورنہ میں واپس لوٹ جاتا ہوں۔"

رستم نے کہا:

"اس کو آنے دو۔"

یہ سن کر حضرت ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ آگے بڑھے اور اپنے نیزے کا سہارا لیتے ہوئے قیمتی قالینوں پر چلتے رہے، یہ قالین بار بار نیزہ لگنے کی وجہ سے اکثر پھٹ گئے۔ ان لوگوں نے کہا:

"تم یہاں کس لئے آئے ہو۔"

حضرت ربعیؓ نے فرمایا کہ:

"اللہ تعالیٰ نے ہم کو بھیجا ہے تاکہ انسانوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی بندگی کی طرف اور دنیا کی تنگی سے اس کی وسعتوں کی طرف لے آئیں اور دوسرے مذہبوں کے مظالم سے بچا کر اسلام کے انصاف کی طرف بلائیں، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے دین کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ لوگوں کو اس کے دین کی دعوت دیں پس جو شخص اس دعوت کو قبول کرے گا ہم اس کا اسلام قبول کریں گے اور اس کو چھوڑ دیں گے اور جس نے انکار کیا اس سے قتال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ہم اللہ تعالیٰ کے وعدہ

کی طرف پہنچادیئے جائیں۔"

انہوں نے پوچھا کہ:

"اللہ تعالیٰ کا وعدہ کیا ہے۔"

فرمایا:

"اس شخص کے لئے جنت ہے جو انکار کرنے والوں کے ساتھ قتال کرتے ہوئے شہید ہوگیا اور کامیابی ہے اس شخص کے لئے جو اس قتال میں شہید نہ ہوا (بلکہ آئندہ جہاد کرنے کے زندہ رہ گیا)۔"

پھر رستم نے کہا کہ:

"میں نے تمہاری بات سن لی کیا یہ ہوسکتا ہے کہ اس امر کو تم مؤخر کردو.... تاکہ ہم بھی اس میں سوچ بچار کرلیں اور تم بھی کرلو۔"

حضرت ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"ٹھیک ہے تم کو.... کتنا وقت چاہیئے ایک دن یا دو دن۔"

رستم نے کہا کہ:

"یہ تو بہت کم ہے۔ ہمیں اتنا وقت چاہیئے جس میں ہم اپنی قوم کے سرداروں سے اور اہل رائے سے

مشورہ کرلیں۔"

حضرت ربعی نے فرمایا کہ:

"ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق دشمنوں سے ملاقت کے بعد دشمن کو تین دن سے زیادہ مہلت نہیں دے سکتے لہٰذا تم اپنے اور اپنے سرداروں سے مشورہ کر کے تین دن کی مدت کے بعد تین چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کرلو، رستم نے کہا کہ کیا تم اپنی جماعت کے سردار ہو؟"

حضرت ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

"میں سردار تو نہیں ہوں لیکن تمام مسلمان ایک بدن کی طرح ہیں۔ ان میں کا ادنیٰ آدمی جو کہے گا سب سے بڑا بھی اس کا پابند ہو گا۔"

حضرت ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آگئے اور رستم نے اپنی قوم کے رؤساء کو جمع کیا اور کہا کہ:

"کیا کبھی تم نے اس شخص کے کلام سے زیادہ عزت والا اور راجح کلام سنا ہے۔"

انہوں نے کہا:

"اللہ کی پناہ کیا تم اس قسم کی چیزوں کی طرف مائل

ہو کر اپنے دین کو چھوڑ دو گے کیا تم نے اس کے کپڑوں کو نہیں دیکھا۔"

رستم نے کہا کہ:

"تمہارا ستیا ناس ہو اس شخص کے کپڑوں کی طرف مت دیکھو بلکہ تم اس کے افکار اور خیالات اور اس کی باتوں کو اور اس کی سیرت کو دیکھو بلاشبہ عرب اپنے کپڑوں اور کھانے پینے کے اعتبار سے کمزور ہوتے ہیں اور مراتب کی بلندیوں کی حفاظت کرتے ہیں۔"

پھر رستم کے لوگوں نے.... دوسرے دن حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور کوئی آدمی طلب کیا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی طرف حذیفہ بن محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا انہوں نے بھی حضرت ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی باتیں کہیں اس کے بعد دوبارہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا انہوں نے بہترین طویل گفتگو کی اس کے بعد رستم نے دو مثالیں دیں اور غصہ میں بھر گیا اور سورج کی قسم کھا کر کہا کہ:

"کل کو میں تمہیں ضرور قتل کر دوں گا۔"

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ:

"پتہ چل جائے گا۔"

اس کے بعد رستم نے کہا کہ:

"میں نے حکم دیا ہے کہ تم لوگوں کو ایک ایک جوڑا کپڑا دیا جائے اور تمہارے امیر کو ایک ہزار دینار اور ایک جوڑا اور ایک سواری دی جائے یہ چیزیں لے کر آپ لوگ چلے جائیں۔"

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

"کیا جب ہم نے تمہاری حکومت کو کمزور کردیا اور تمہاری عزت کو ضعیف بنادیا اس کے بعد ہم چلے جائیں؟ ہم تمہارے شہروں میں برابر مقیم رہیں گے اور ہم تم سے جزیہ لیں گے تم ذلت کے ساتھ ادا کروگے اور تم عنقریب ہمارے غلام ہوجاؤ گے۔"

یہ سن کر رستم اور زیادہ غصہ میں بھرگیا۔ اس کے بعد خوب زور دار جنگ ہوئی مسلمان سات ہزار سے لے کر آٹھ ہزار تک تھے اور دشمن ساٹھ ہزار (اور ایک قول کے مطابق اسی ہزار تھے) دشمنوں نے شکست کھائی ہزارہا ہزار مقتول ہوئے اور ہزارہا ہزار پشت پھیر کر بھاگے، مسلمانوں نے ان کو پیچھا کیا حتیٰ کہ شہر مدائن میں داخل ہوگئے جو دشمنوں کا پایہ تخت تھا۔ (البدایہ صفحہ۳۸ تا ۴۴ جلد۷)

والله ولی المؤمنین

حضرت امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الخراج میں لکھا ہے کہ عبدالحمید ابن عبدالرحمٰن نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا کہ یہاں حیرہ کے لوگ اسلام قبول کرتے جارہے ہیں جو یہودی و نصرانی و مجوسی ہیں حالانکہ ان پر بھاری تعداد میں جزیہ کی رقوم باقی ہیں ان سے جزیہ لینے کی اجازت دی جائے، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ نے ان کو جواب میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے بھیجا تھا اموال جمع کرنے کے لئے نہیں بھیجا ان لوگوں میں سے جو شخص بھی اسلام قبول کرلے اس کے مال میں (قانون شرعی کے مطابق) زکوٰۃ فرض ہوگی، جزیہ ختم ہوجائے گا۔

﴿وإن اللّٰه جل ثنائه بعث محمداً صلى اللّٰه عليه وسلم داعياً الى الاسلام ولم يبعثه جابيا فمن اسلم من تلك الملل فعليه من ماله صدقة ولا جزية عليه﴾

یہ حقیقت ہے اسلامی جہاد کی، اگر مسلمان نام کے بادشاہوں نے اسلام کے قوانین کی خلاف ورزی کی تو اسلام اس کا ذمہ دار نہیں ہے۔

دنیا سے کفر و شرک مٹانے کے لئے اور خالق و مالک جل مجدہٗ کے باغیوں کی سرکوبی کے لئے جو اسلام میں جہاد شروع کیا گیا ہے اس پر تو دشمنوں کا اعتراض ہے لیکن صدیوں سے دشمنان اسلام خاص کر یورپ کے لوگ جو ایشیا کے ممالک پر قبضہ کرتے رہے ہیں اور اس سلسلہ میں

جو لاکھوں کروڑوں خون ہوئے ہیں، اٹھارہ سو ستاون میں جو انگریزوں نے ہندوستانیوں کا قتل عام کیا اور ۱۹۱۴ء اور ۱۹۴۰ء میں جو عالمی جنگیں ہوئیں تھیں اور ہیروشیما پر جو بم پھینکا گیا اور اس سے پہلے طویل زمانہ تک جو صلیبی جنگیں ہوتی رہیں جن میں لاکھوں انسان تہ تیغ ہوئے یہ سب کون سی خیر پھیلانے کے لئے ہوا؟

کیا اس میں ملک گیری کی ہوس اور کفر و شرک پھیلانے کے عزائم اور دین اسلام کو مٹانے کے ارادے نہیں تھے؟

یہ ان لوگوں کی حرکتیں ہیں جو سیدنا حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نسبت رکھنے کے جھوٹے دعویدار ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم یہ تھی کہ کوئی شخص تمہارے رخسار پر ایک طمانچہ مارے تو دوسرا رخسار بھی اس کے سامنے کردو، اور مشرکین ہند کو دیکھو جن کے یہاں ہتیا کرنا بہت بڑا پاپ ہے جو چوہا مارنا برا جانتے ہیں وہ مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہیں برابر فساد کرتے ہیں اور قتل و خون کا بازار گرم رہتے ہیں۔ اسلامی جہاد پر اعتراض کرنے والے اپنے آئینہ میں اپنا منہ نہیں دیکھتے اور جو لوگ اللہ کے باغی ہیں ان کی بغاوت کو کچلنے والوں کے جہاد اور قتل پر اعتراض کرتے ہیں سچ ہے:

اپنے عیبوں کی کہاں آپ کو کچھ پرواہ ہے؟
غلط الزام بھی اوروں پر لگا رکھا ہے

یہ ہی فرماتے رہے تیغ سے پھیلا اسلام
یہ نہ ارشاد ہوا توپ سے کیا پھیلا ہے

اللہ کی کتاب انجیل شریف کو گم کرچکے ہیں، اصل کتاب ان کے پاس نہیں ہے صرف ترجمے ہیں اور موجودہ انجیلوں میں تعارض بھی ہے۔ اصل کتاب پاس نہ ہونے کی وجہ سے سب ترجمے ناقابل اعتبار ہیں۔ ترجموں کو اصل سے میلان کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ ان کے عقائد ہیں کہ:

1. حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ (العیاذ باللہ)
2. اللہ تعالیٰ اور مریم اور عیسیٰ علیہ السلام یہ تینوں معبود ہیں۔ (العیاذ باللہ)
3. اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کروا کر ہمارے گناہوں کا کفارہ کردیا۔ (العیاذ باللہ)

عقیدہ کفارہ کی وجہ سے وہ ہر گناہ کر لیتے ہیں اور کسی گناہ سے بچنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ دنیا میں سب سے بڑے اور سب سے زیادہ گنہگار نصاریٰ ہیں۔ یہ گناہگاری ان میں کفر و شرک کے عقیدہ کے علاوہ ہے۔

اسلام کی حقانیت واضح ہوتے ہوئے نصاریٰ اس کو قبول نہیں کرتے ان کے پادری مسلمان مناظروں کے سامنے بار ہا زک اٹھا چکے ہیں اور موجودہ بائیبلوں کی تحریف ثابت ہوجانے کے باوجود اپنے خود تراشیدہ

مشرکانہ عقائد کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں اپنے ماننے والوں کو تو آخرت کے عذاب سے بچانے کے لئے کیا فکر مند ہوتے خود اپنی جان کو عذاب سے بچانے کے لئے فکر مند نہیں۔

اسلام کے عہد اول سے جو دشمنان اسلام کی کوشش رہی ہے اور اب تک ہو رہی ہے اس کو دیکھا جائے تو اسلام کی دعوت مکّہ مکرمہ کے ایک گھر سے بھی آگے نہ بڑھتی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو آگے بڑھایا اور کروڑوں افراد اس وقت سے آج تک اسلام میں داخل ہو چکے ہیں اور برابر داخل ہو رہے ہیں دشمنوں کی کوششیں فیل ہیں اسلام برابر آگے بڑھ رہا ہے وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

دین اسلام بڑھ رہا ہے پھیل رہا ہے۔ یورپ، امریکہ، کینیڈا، افریقہ، آسٹریلیا اور ایشیا کے بہت سے ممالک کے غیر مسلم اسلام کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اسلام قبول کر رہے ہیں اور یہ سیلاب رکنے والا نہیں۔ دلیل و حجت سے اسلام ہمیشہ غالب ہے اور اپنے پھیلاؤ کے اعتبار سے بھی اب پورے عالم میں گھر گھر داخل ہو رہا ہے۔ خاتم النبیّین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی پوری ہو رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

﴿لا یبقی علی ظھر الارض بیت مدرولا و
برالا ادخله اللّٰه کلمة الاسلام بعز عزیز و ذل

ذلیل

"زمین پر مٹی کا بنا ہوا کوئی گھر یا بالوں سے بنا ہوا کوئی خیمہ باقی نہ رہے گا جس میں اللہ اسلام کا کلمہ داخل نہ فرمادے، خواہ عزت والا عزت کے ساتھ قبول کرلے خواہ ذلت اختیار کرنے والا اپنی ذلت کے ساتھ جھک جائے۔" (مشکوۃ المصابیح صفحہ ۱۶)

دشمنان اسلام ہمیشہ سے دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اہل اسلام کے ساتھ ہے اور یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ہماری کوششیں اسلام کے خلاف کامیاب نہیں ہیں پھر بھی اپنی ناسمجھی سے اسلام دشمنی پر تلے ہوئے ہیں یہ جانتے ہیں کہ جو اللہ چاہے کا وہی ہوگا۔ پھر بھی اسلام کی مخالفت سے باز نہیں آتے۔ یورپ، امریکہ، میں لاکھوں مسلمان رہتے ہیں۔ دشمنان اسلام ان کی اذانیں سنتے ہیں، نمازیں دیکھتے ہیں اسلام پھیل رہا ہے چرچ بک رہے ہیں ان کی جگہ مسجدیں بن رہی ہیں پھر بھی ہوش کی آنکھیں نہیں کھولتے اور یہ نہیں سمجھتے کہ اسلام کی مخالفت کرنے سے اسلام کی اشاعت میں فرق نہیں آئے گا۔

جو لوگ کفراور شرک والے ادیان کے ذمہ دار ہیں وہ اپنے عوام کو اسلام پر نہیں آنے دیتے اور ان کو کفر ہی پر مطمئن رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی محنتوں کے باوجود ان کے عوام کے دل اپنے دین سے مطمئن نہیں ہیں۔ سرکاری کاغذات میں پیدائشی طور پر ان کا جو دین لکھ

دیا جاتا ہے وہ دل سے اس سے منحرف ہیں گو زبان سے اظہار نہیں کرتے، یہ اسلام کی حقانیت اور دیگر ادیان کے عوام کا اپنے دینوں سے قلوب کے اعتبار سے منحرف ہونا انشاء اللہ تعالیٰ رنگ لائے گا اور وہ دن دور نہیں کہ دنیا میں اسلام ہی اسلام ہوگا.....!!! انشاء اللہ۔

جو لوگ ادیان باطلہ کے داعی اور قائد ہیں وہ اپنی جانوں اور اپنے عوام کی جانوں پر رحم کھائیں اور اسلام قبول کریں اور اپنے عوام کو بھی اس کی دعوت دیں اگر یہ لوگ اسلام کی طرف آگے نہ بڑھے تو ان میں سے آیندہ آنے والے آگے بڑھ جائیں گے اور اسلام قبول کر کے ان پر لعنت کریں گے جنہوں نے اسلام سے روکا تھا۔ لہٰذا دنیا و آخرت کی تباہی و بربادی سے اپنے کو اور اپنے عوام کو بچائیں اور آئندہ آنے والی نسلوں کے آنے سے پہلے ہی اسلام قبول کرلیں ہم بالکل علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ پر اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے آپ کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہیں اور قرآن کریم کے بعد کوئی کتاب نازل ہونے والی نہیں ہے۔

قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے لئے بہت بڑا معجزہ ہے۔ چودہ سو سال سے قرآن مجید کا چیلنج ہے کہ قرآن جیسی ایک سورت لا کر دکھاؤ آج تک کوئی نہ لاسکا اور نہ لاسکے گا۔ یہ ایک ایسا چیلنج ہے جس نے اسلام کے تمام دشمنوں اور منکروں، ملحدوں، زندیقوں اور یہود نصاریٰ سب کو عاجز کردیا اور صاف فرمادیا۔

﴿فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ﴾

(سورہ بقرہ)

"اگر تم نہ کرو اور ہرگز نہ کرسکو گے (یعنی قرآن کے مقابلے میں کوئی سورت نہیں لاسکو گے) تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں یہ آگ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔"

اسلام میں معاملات، معاشرت، عدل و انصاف، سیاست، حکومت، حدود و قصاص اور تعزیرات سب کے قوانین موجود ہیں۔ جب کہ دوسری کسی قوم کے پاس بحیثیت مذہب کے چند تصورات و توہمات اور خود تراشیدہ خیالات اور اپنے تجویز کردہ عقائد کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اس لئے خود ہی قانوں بناتے ہیں جب عوام اس کو قبول نہیں کرتے تو خود ہی بدل دیتے ہیں۔

یہود و نصاریٰ اور تمام ادیان والے خود غور کریں کہ وہ جو عقیدہ رکھتے ہیں اور اپنے بارے میں جو آرزوئیں بنائے ہوئے ہیں ان کا ثبوت اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ہے یا نہیں؟ ظاہر ہے ان آرزوؤں کا ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے صرف اپنے پاس سے عقیدے بناکر آرزوؤں لئے بیٹھے ہیں خود ہی غور کرلیں کہ ان آرزوؤں کا سہارا لینے سے جو بلا دلیل اور بلا سند ہیں کیسے نجات ہوگی.

...؟

نصاریٰ نے یہ جو نکالا ہے کہ چرچ میں اتوار کے دن جانے سے ان کا پادری عام گناہوں کو عمومی اعلان کے ذریعے معاف کردیتا ہے اور بعض گناہوں کو ان کے سامنے یا پس دیوار اقرار کرنے سے معاف کردیتا ہے۔ یہ عوام کے لئے بہت بڑا دھوکہ ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہ﴾

"اللہ کے سوا گناہ کو کون معاف کرے گا۔"

نافرمانی خالق جل مجدہ کی ہو اور اسے معاف کردے مخلوق یہ انتہائی نامعقول بات ہے۔ نصاریٰ کے پادری اپنی نجات کے بارے میں غور کرلیں کہ جو عقائد اور جو باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نہ صرف یہ کہ ثابت نہیں بلکہ ان کی تعلیم کے خلاف ہیں وہ نجات کا ذریعہ کیسے بنیں گی؟ اور جو لوگ ان کو مانتے ہیں چرچ میں آتے ہیں ان کی آخرت کی بھی فکر کریں۔ دنیا کے لئے اپنی ذات کو اور اپنی قوم کو دوزخ میں نہ جھونکیں۔ خود بھی خاتم النبیّین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین قبول کریں اور اپنے عوام کو بھی اس کی دعوت دیں۔ ہر شخص کی آرزو کے موافق معاملہ ہوجایا کرتا تو اللہ تعالیٰ شانہ نبیوں کو کیوں معبوث فرماتا اور کتابیں کیوں نازل فرماتا عقیدے اور عبادت کے طریقے اس نے خود بتائے جو اس کے نبیوں اور اس کی کتابوں کے ذریعہ ہم تک پہنچے۔

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے رسالت ختم

فرمادی، سارے انسانوں کے لئے زمانوں کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر آنے والا نہیں۔ قرآن مجید میں فرمایا:

﴿وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾

"اور ہم نے آپ کو سارے انسانوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ہی بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

نصاریٰ کا یہ طریقہ ہے کہ ان لوگوں میں جا کر اپنے خود تراشیدہ دین کی تبلیغ کرتے ہیں جو جاہل جبٹ شہروں سے دور افتادہ دیہاتوں میں رہتے ہیں جن کا علماء اسلام سے تعلّق نہیں ہوتا اور ان کو اپنے قریب کرنے کے لئے مال بھی تقسیم کرتے ہیں اور ہسپتال اور اسکول کھول کر بھی اپنی طرف کھینچتے ہیں نصاریٰ کی اُٹھائی ہوئی جماعت قادیانی بھی ایسے ہی لوگوں میں اور ایسے ہی طریقوں سے کفر پھیلاتے ہیں، اپنی جانوں کو تو عذاب نار کے لئے تیار کر ہی چکے ہیں دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیتے ہیں، واضح رہے کہ کسی بھی دین کے باطل ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ عورت یا مال کا لالچ دے کر اس کے پھلانے کی کوشش کی جائے۔

نصاریٰ کا یہ طریقہ ہے کہ کروڑوں روپے خرچ کر کے دنیاوی اعتبار سے گرے پڑے لوگوں میں ان کی جہالت اور غریبی کو دیکھ کر اپنا بنایا ہوا

شرکیہ دین پھیلاتے ہیں پھر جب وہ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے تمہارے دین کو قبول کرلیا تو خوشی سے پھول جاتے ہیں اور دنیا میں اپنی مجاریٹی بڑھانے کی کوششیں تیز کردیتے ہیں، سوال دنیا میں جینے یا مجاریٹی کا نہیں ہے آخرت میں دوزخ سے نجات پانے کا مسئلہ ہے کسی قوم کی مجاریٹی سے نجات نہیں ہوگی، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب ماننے سے نجات ہوگی ہم ہمدردی سے لکھ رہے ہیں۔

بات یہ ہے کہ ہر شخص کو مرنا ہے اس کے سامنے قیامت کا دن ہے حساب کتاب ہے، پیشی ہے جو اللہ کے دین پر ہے اس کی نجات اور مکتی ہوگی اور وہ اس دن کے انعامات پائے گا۔ اور جنت (یعنی نعمتوں کے گھر میں) داخل ہوگا اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اگر اس دین پر موت نہ ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے تو بہت بڑی تباہی ہوگی اور ہمیشہ عذاب میں ہوگا یہ وہ بات ہے جسے ہر وہ شخص مانتا ہے جو کسی بھی دین اور دھرم کا ماننے والا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر شخص یہ غور کرلے کہ میں جس دین پر ہوں وہ اللہ کا بھیجا ہوا دین ہے یا نہیں؟ اگر یہ دعویٰ ہے کہ اللہ کے بھیجے ہوئے دین پر ہوں تو اس کی دلیل تلاش کے اور دلیل سے مطمئن ہونے کی فکر کرے، یہ ہر شخص کا ذاتی معاملہ ہے ماں باپ یا خاندان اور کنبہ قبیلہ اور اپنے آس پاس کے ماحول کو دیکھ کر کسی ایسے دین پر جما ہوا نہ رہے جو لوگوں کا بنایا ہوا اور اس کے حق اور سچ ہونے کی خالق اور مالک کی طرف سے کوئی دلیل نہیں ہے، یہ کتنی بڑی

غفلت ہے کہ مذہب بھی اختیار کیا اور عبادت اور ریاضت بھی کی لیکن خالق اور مالک کے بھیجے اور بتائے ہوئے طریقہ پر نہ کی جو دین خود تراش لیا ہے وہ آخرت کے دن نجات دلانے کا باعث کس طرح ہوگا؟ ہم نے ماں باپ اور خاندان اور ملک کے رہنے والوں اور ہم وطنوں کی تقلید کے بغیر اپنی سمجھ سے سوچا تو یہی سمجھ میں آیا کہ موجودہ دینوں میں اسلام کے علاوہ کوئی دین ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہو اور جس کی کوئی سند اور دلیل، ان مذہبوں کے ماننے والوں کے پاس ہو، جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرتے ہیں وہ خالق اور مالک کے ساتھ شرک کرتے ہیں پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اور وہ ہی رزق دیتا ہے اور وہی حاجتیں پوری فرماتا ہے اسے چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کرنا کہاں تک زیب دیتا ہے؟ ہر عقلمند اس پر غور کرے......!

اگر کسی دین اور دھرم پر چلتے رہے اور موت کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ یہ دین باطل تھا اور وہاں سے واپس ہونے کا بھی کوئی راستہ نہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے دین کو نہ مانے اس کے لئے دائمی عذاب ہے تو وہاں کیا بنے گا؟ یہ ہر شخص کے فکر کرنے کی بات ہے فکر بھی کرے اور اپنے خالق اور مالک سے دعا بھی کرے کہ اے اللہ ہمیں اس دین پر چلا جو آپ کے نزدیک مقبول ہے لوگوں کی باتوں میں نہ آئیں اپنی فکر خود کریں اور یہ بھی نہ دیکھیں کہ اپنے باپ دادوں کا دین چھوڑ دیا تو دنیا میں کیا ہوگا کیونکہ یہ دنیا آزمائش کی جگہ ہے۔ حق قبول کرنے پر تکلیفیں پہنچا کرتی ہیں، حقیر دنیا چھوٹ جانے یا قوم اور خاندان چھوٹ جانے کی وجہ

سے اپنی آخرت کی بربادی نہ کرے۔

مضمون کا عنوان ہم نے سورۃ یوسف کی ایک آیت سے لیا ہے، پوری آیت یوں ہے:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا اَنَامِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾

"آپ فرما دیجئے کہ یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں بصیرت پر ہوں اور میرا اتباع کرنے والے بھی بصیرت پر ہیں اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔"

درحقیقت اہل اسلام کے علاوہ کوئی بھی بصیرت پر نہیں ہے۔ غیر مسلمین کے اپنے بنائے ہوئے دین ہیں دلائل سے ان کی حقانیت ثابت نہیں کرسکتے اٹکل سے باتیں کرتے ہیں، ہم پوری بصیرت کے ساتھ تمام اقوام اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں اور واضح طور پر اعلان کرتے ہیں کہ اپنے باپ داداؤں کی تقلید چھوڑیں اور اپنے دین کے بڑوں کے بہکاوے میں نہ آئیں اپنی آخرت کی خود فکر کریں اور منکر اسلام ہوکر اپنی جان کو آخرت کے عذاب کے لئے تیار نہ کریں۔

ہماری دعوت جہاں غیر مسلموں کو ہے کہ اسلام قبول کریں اہل اسلام کو بھی ہے کہ اسلام کی دعوت دیں اور غیر مسلموں کو حکمت و

موعظت کے ساتھ اسلام پیش کرتے رہیں پوری انسانیت کی بھلائی اسی میں ہے کہ ہمیشہ کی آخرت والی زندگی میں مکتی اور نجات حاصل کرنے کی فکر کریں جو صرف اسلام قبول کرنے میں مضمر ہے۔

وباللّٰہ التوفیق وھو المستعان وعلیہ التکلان

تعلیم و تعلم اور دعوت کے اسلامی اصول و آداب

حصول دین واشاعت دین کے رہنما اصولوں کا ایک جامع ترین مجموعہ جس میں کتاب اللہ، اسوۂ رسول اکرم ﷺ اور اسلاف کے زندہ وجاوید آثار وواقعات کی روشنی میں مؤثر، ترتیب سہل و سادہ زبان، عام فہم تشریحات اور بصیرت افروز لائل کے ساتھ تعلیم و تعلم اور دعوت کے اصول و آداب نمبر وار بیان کئے گئے ہیں ہر طالب علم، استاد اور داعی کیلئے بہترین تحفہ۔

مرتبہ.

مولانا نصیب الرحمٰن

پسند مودہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی

وحضرت ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی مدظلہ العالی

عمدہ جلد بہترین کمپوز وطباعت اور اعلیٰ کاغذ کے ساتھ منظر عام پر آچکی ہے۔ آج ہی اپنا آڈر بک کرائیں

ناشر

زمزم پبلشرز۔ نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی۔

شمائل کبریٰ

خالق کائنات نے انسانوں کی ہدایت کے لئے عالم میں نبیوں اور رسولوں کا سلسلہ قائم فرمایا ،ان برگزیدہ ہستیوں کے واسطے سے بندو تک ہدایت کا پیغام پہنچایا،اوران کے واسطے سے اپنا فرمان بندوں کو بھیجا جس کی انتہاو تکمیل قرآن مجید پر ہوئی ، خداوند قدوس نے اپنے پیغام کو براہ راست بندوں پر نازل نہیں کیا بلکہ پیغام الٰہی کو سمجھنا اور اس سے ہدایت کا حاصل کرنا بلا نبی ورسول کے ممکن ہی نہیں، چناچہ قرآن میں ہے لقد جاء کم من اللہ نورو کتب مبین تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک نوراور واضح کتاب آئی ہے ،اس نور سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔

احکام مسافر

—— تالیف ——

مولانا مفتی انعام الحق صاحب

(اکابر ہند کی تصدیق ودعاء کے ساتھ)

جس میں مستند فقہی عبارتوں کے ساتھ سفر سے متعلق ہر ان مسئلوں کا حل پیش کیا گیا ہے جن کا تعلق جائز و ناجائز سفر سے ہو، یا آداب سفر سے، سفر میں طہارت اور اذان واقامت سے ہو یا وقت اور قبلہ سے، جماعت و امامت سے ہو، یا سجدۂ سہو اور عیدین و جمعہ سے، قضا نماز سے ہو یا سواری پر نماز سے، نماز جنازہ سے ہو یا روزہ وحج سے، زکوٰۃ و قربانی سے ہو یا سفر میں طلاق وعدت اور نفقہ سے، مسجد کے استعمال سے ہو یا سفر میں آمد ورفت اور ملاقات و معانقہ سے ہو۔

زم زم پبلشرز

شاہ زیب سینٹر گوالی لائن نمبر ۳ رتن تلاؤ نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی۔

البشیر والنذیر

(ترجمہ وشرح الترغیب والترہیب)

—— مترجم ——

حضرت مولانا محمد عثمان صاحب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث مبارکہ کا عربی متن وترجمہ اور ضروری فوائد کے ساتھ وہ مستند ذخیرہ جس میں نیک اور بھلے اعمال پر دنیا و آخرت کے فائدے اور انعمات اور برے اعمال پر دنیا و آخرت میں آنے والے نقصانات کا ذکر ہے۔ ایک ایسی بہترین کتاب جس کے پڑھنے سے ایک مسلمان کے دل میں نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت بیٹھتی ہے۔

حصہ اول - حصہ دوم - حصہ سوم

زم زم پبلشرز

شاہ زیب سینٹر گوالی لائن نمبر ۳ رتن تلاؤ نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی۔

طریقہ وصیت

— تالیف —

مولانا مفتی محمد حنیف عبدالمجید صاحب

— پسند فرمودہ —

حضرت مولانا مفتی محمود اشرف صاحب

اس کتاب میں وصیت نامہ لکھنے کی فضیلت اور اہمیت، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ہاں وصیت کا اہتمام، وصیت بصورت نصیحت، وارثوں کو جھگڑوں سے بچنے کی وصیت، موت پر ہونے والے خلاف سنت افعال سے بچانے کی وصیت، اکابر علماء و صلحاء کی شاگردوں اور معتقدوں کو وصیت، عورتوں کے لئے مفصل طریقہ وصیت، تاجروں کے لئے خصوصی طریقہ وصیت، بہنوں کا حصہ دینے کی تاکیدی وصیت اور اور بہت سے معاملات میں ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے مفصل وصیت لکھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

زم زم پبلشرز

شاہ زیب سینٹر گوالی لائن نمبر ۳ رتن تلاؤ نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی۔

مستند مجموعہ وظائف

—— مرتبین ——

علماء مدرسہ بیت العلم

—— تصدیق شدہ ——

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب

(اردو، انگریزی) پنج سورہ، درود شریف، منزل، صبح سے شام اور شام سے صبح تک پڑھنے کی دعائیں مصائب و آفات وبلیات سے حفاظت کی مستند دعائیں۔ وظائف، دعاء حاجت، دعائے استخارہ، ۲۱۸ درود شریف جن کو ہفتہ کے سات دنوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ چالیس ربنا والی قرآنی دعائیں اور ہر مشکل کی آسانی کے لئے دعائیں مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب کی تصدیق شدہ مستند مجموعہ وظائف اپنے پاس رکھئے اور دل و دماغ کو ٹھنڈک وسکون پہنچایئے۔

زم زم پبلشرز

شاہ زیب سینٹر گوالی لائن نمبر ۳ رتن تلاؤ نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی۔

توجہ فرمائیں

حدیث میں آیا ہے کہ مر جانے والے اعزہ رشتہ دار ماں باپ، اولاد بہن بھائی وغیرہ اپنی اپنی قبر میں زندہ عزیز واقارب کی دعاء اور ایصال ثواب کے اس طرح منتظر رہتے ہیں جیسے ڈوبنے والا زندگی کا سہارا ڈھونڈتا ہے اس لئے ان کو نہ بھولیں۔ درج ذیل کتابوں میں ایسے آسان مسائل واعمال لکھے گئے ہیں جن کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ اپنے فوت شدہ اعزہ ورشتہ داروں کے ایصال ثواب کیلئے حسب استطاعت ان کو خرید کر ایسے مسلمانوں تک پہنچائیں جو عمل کرنا چاہتے ہوں۔

★ مستند مجموعہ وظائف
★ طریقہ وصیت
★ درود وسلام کا حسین مجموعہ۔
★ چند نیکیاں اور ایصال ثواب
★ ستر استغفار مع درود شریف
★ احکام مسافر
★ عمل مختصر ثواب زیادہ